خطبہ جمعہ

بعنوان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین معیارِ ایمان کیوں؟

سلسلة منبر الحكمة

214

بتاریخ: 04 ستمبر 2020

بمطابق: ١٥ محرم ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5ڈی،1ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اھم نکات

1......منصب صحابیت اور صحابہ کی عدالت

2......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی معیار ایمان کیوں؟

3......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دین اسلام کی بنیاد ہیں

4......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیار اطاعت ومحبت

5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیار وفاداری

6......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا فہم واستدلال

7......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع لازم ہے

8......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہنا بے وقوفی اور باعث ہلاکت ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:ارشادِباری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرۃ:137]

تمھید:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی معیار ایمان کیوں؟اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے قرآن مجید کے اولین مخاطب اور دین اسلام پر مکمل عمل پیرا تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر وحضر،جلوت وخلوت اور امن وخوف کے ساتھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین لینے والے اور پوری امانت کے ساتھ دین کو آگے نقل کرنے والے تھے۔یہی وجہ کہ اگر ان کو دین سے نکال دیا جائے یا ان کا احترام کم کردیا جائے یا ان کو بُرا کہا جائے تو ہمارے پاس دین تو کیا اس کا کچھ حصہ بھی باقی نہیں بچتا۔لہٰذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دل وجان سے مکمل احترام دیں اور ان کی دینی معاملات میں اقتداء کریں۔بس یہی چیز معیار ایمان ہے اور صراط مستقیم کا ذریعہ بھی ۔ اسی فکر کو آج زندہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ طیبہ کی عملی تصویر ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی معیار ایمان کیوں؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحابہ کرام معیارِ ایمان کیوں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ایمان، اہلِ ایمان کے لیے معیار کیوں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے عقائد ونظریات سے لے کر اعمال وکردار کی تمام ایسی اعلیٰ شکلیں اُمت مسلمہ کے سامنے پیش کیں ہیں کہ جن سے بڑھ کر اطاعت وفرمانبرداری کی کوئی اور اعلیٰ صورت پیش نہیں کرسکتا۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے ان کے ایمان وعمل اور اطاعت ومحبتِ رسول کی قرآن مجید وسنت میں گواہی دی ہے۔

①......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین معیارِ ایمان ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ [البقرة:137]

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

فوائد:

1......صحابہ کرام کا ایمان امت کے لیے کسوٹی ہے۔صحابہ کے ساتھ حسد،بغض اور اختلاف رکھنے والا دین کا دشمن ہے۔

2......صحابہ کے دشمنوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حفاظت کرنے والا ہے۔

②......اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان کو آزمالیا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ [الحجرات:3]

''یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیے ہیں، ان کے لیے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔''

③......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نبی کریم ﷺ کا ساتھی قرار دیا گیا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـــــٔـــهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا﴾ [الفتح:29]

’’محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔‘‘

فوائد:

1......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی قرار دیا گیا

2......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپس میں نہایت مہربان اور کفار کے بارے میں سخت تھے۔

3......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے چہروں پر رکوع اور سجود کے آثار نمایاں دکھائی دیتے تھے۔

4......تورات اور انجیل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تعریف پائی جاتی ہے۔

5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت باہمی محبت اور نظم وضبط کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔

6......اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور صالح اعمال مومنوں کے لیے بخشش اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

④......اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دلوں میں ایمان کو پختہ کردیا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ ؕ وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ﴾ [المجادلة:22]

’’یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس نے ایمان لکھ دیا ہے اور انھیں اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ قوت بخشی ہے اور انھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔‘‘

⑤......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اللہ نے اپنی رضا کی ضمانت دی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ﴾ [المجادلة:22]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔“

⑥......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اللہ کی جماعت ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلة:22]

”یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، خبردار! یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔“

⑦......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کامیاب لوگ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [البقرة:05]

”یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔“

⑧......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہدایت یافتہ تھے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلٰـكِـنَّ الـلّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَه فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ [الحجرات:07]

”لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنادیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔“

⑨......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سچے ہونے گواہی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿لِـلْـفُـقَـرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ [الحشر:8]

”(یہ مال) ان محتاج گھر بار چھوڑنے والوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال باہر کیے گئے۔ وہ اللہ کی طرف سے کچھ فضل اور رضا تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں۔“

منصب صحابیت اور صحابہ کی عدالت

صحابہ شجر نبوت کے پھل ہیں، ان میں کوتاہی کا دعویٰ تربیت نبوی پر اعتراض ہے۔ ہم شانِ رسالت کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منصب رسالت کے قائل ہیں، شان صحابہ کے ساتھ منصب صحابیت کے محافظ ہیں۔صحابہ روایت حدیث میں ہی معیار نہیں، بلکہ فہم واقعہ کے تحمّل وادا میں بھی معیار ہیں، کیونکہ 96فیصد روایت بالمعنی صحابہ کرام کے فہم پر موقوف ہے۔

صحابہ کے اجتہادی موقف پر شریعت منحصر ہے۔اجماع صحابہ کو مانتے ہیں، اگر صحابہ میں اختلاف ہوجائے تو نئے قول کی بجائے کسی صحابی کے قول پر انحصار کرتے ہیں۔صحابہ کا معاشرہ خیر القرون ہے اور خلفاے راشدین کی اجتماعیات میں اتباع شرعی تقاضا ہے۔شیخین کی اقتدا نبی کا حکم ہے جو اتباع سے اعلی درجہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کے بعد سارے نیک اعمال کا اجر نبی مکرم کو جاتا ہے، الدال علی الخیر کفاعلہ اور پھر ساری دنیا کے تمام نیک اعمال کا اجر صحابہ کرام کو جاتا ہے، تمام نیکیوں کوانہوں نے بیان کرکے، امت کے لئے خیر و برکت کو جمع ومحفوظ کردیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دینِ اسلام کی بنیاد ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دین اسلام کے امین:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے جملہ اوصاف حمیدہ میں سے بنیادی وصف یہ بھی ہے کہ انہوں نے دین اسلام کو پوری امانت داری سے سیکھا اور پھر اسے آگے نقل بھی کیا ہے، یعنی انہوں نے دین اسلام کے حصول اور اداء وتبلیغ میں کسی قسم کی کسر نہیں اٹھائی۔ اُمتِ مسلمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے صرف ان کے اسی ایک وصف کی وجہ سے احترام کرتی رہے تو پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ جب کہ صحابہ کرام کا ہر وصف ہی قابل تحسین اور باعث محبت ومودت اور رحمت ہے۔

اگر یہی وصف علماء کرام کا رہے کہ وہ اپنے مقتدیوں کو دینی امانت کی صحیح معنوں میں تعلیم وابلاغ کریں تو یہی خوبی ان سے قلبی محبت کے لیے کافی ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ساری اُمت کے سردار ہیں حتیٰ کہ آئمہ وپیشوا کے بھی سردار ہیں۔

امام مجاھد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علماء کرام تو اصحاب محمد ﷺ ہی طرح ہیں۔اسی طرح امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيٓ إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ [سباء:6]

’’اور وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے، دیکھتے ہیں کہ جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ اس کا راستہ دکھاتا ہے جو سب پر غالب ہے، تمام خوبیوں والا ہے۔‘‘

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مرض الموت کے وقت کہا گیا کہ آپ ہمیں کچھ وصیت کیجیے!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔اور پھر فرمایا: سنو! علم اور ایمان اپنی اپنی جگہ ہیں، انہیں جو تلاش کرے گا پالے گا۔تین بار یہ فرما کر پھر کہا: چار احباب کے پاس علم تلاش کرو! عویمر بن ابو درداء، سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

اعلام المؤقعین:31

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ،قرآن مجید کے اولین مخاطب

دین اسلام کے اولین مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عقائد وعبادات، اخلاقیات اور معاملات کو ذکر کیا گیا ہے۔ان کے لیل ونہار حتیٰ کہ ان کے دلی جذبات واحساسات کو بھی قرآن نے ذکر کیا ہے، تاکہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا آسان ہو۔اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دین سے الگ کر دیا جائے تو پھر دین کا خالی نام ہی رہ جائے گا، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین لاالٰہ الا اللہ محمدرسول اللہ اور دین اسلام کی عملی تصویر ہیں، جن سے اہل ایمان دین اور عمل سیکھتے اور اپنی زندگی کو سنوارتے ہیں۔

مسئلہ ظہار اور سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کی فریاد:

ارشادِ باری تعالیٰ

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ [المجادلۃ:1]

”یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی۔“

یہ آیت کریمہ سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی، وہ اُوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی اور خوبصورت جسامت والی تھیں۔ایک مرتبہ انہوں نے اپنی بیوی سے اچانک خوش طبعی (بوس وکنار) کرنا چاہی جس پر اس نے انکار کر دیا۔اس بات پر اُوس بن صامت نے کہا: ”اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّی“ تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح میری ماں مجھ پر حرام ہے۔پھر اپنے کہے پر پشیمان ہوئے یہ ظہار تھا۔ظہار اور ایلاء زمانہ جاہلیت میں طلاق دینے کے طریقے تھے۔اس پر شہر نے کہا: میری رائے میں تم مجھ پر حرام ہوگئی ہو۔اس نے کہا: واللہ! یہ تو طلاق نہیں۔وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے آ کر کہا: میرے شہر اوس بن صامت نے میرے ساتھ اس وقت شادی کی جب میں مال دار، دوشیزہ اور اہل وعیال والی تھی۔اس نے میرا مال کھالیا۔میری جوانی فنا کر دی۔مجھے اپنے اہل وعیال سے جدا کر دیا۔میں بوڑھی ہوگئی اور اب مجھ سے اس نے ظہار کر دیا تاہم وہ پشیمان بھی ہے۔کیا ہمارے اکٹھے رہنے کا کوئی طریقہ ہے؟ اسپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہو چکا ہے۔سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

واللہ!اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے طلاق کا ذکر نہیں کیا۔وہ میرے ایک عزیز ترین بچے کا باپ بھی ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تم پر حرام ہو چکا ہے۔سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتی ہوں۔میرا مال ختم ہو چکا ہے۔ایک طویل عرصہ اکٹھے رہے۔میں بوڑھی ہوگئی ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس حوالے سے کوئی نئی بات نہیں کہی گئی۔تم اس پر حرام ہو چکی ہو۔وہ مسلسل نبی کریم ﷺ سے تکرار کرتی رہی۔اور آپ ﷺ بھی مسلسل حرمت کا کہتے رہے۔اس کی آواز بلند ہوگئی۔کہتی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتی ہوں۔میرا مال ختم ہو گیا۔حالات سخت ہو گئے۔میرا ایک چھوٹا سا بچہ ہے۔اگر میں اس کے حوالے کروں تو تربیت نہیں ہوگی اور اگر اپنے پاس رکھوں تو بھوک مر جائے گا۔سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیے رکھا اور کہتی رہی۔اے اللہ میں تجھ سے اپنی شکایت کرتی ہوں۔اے اللہ میرے معاملے میں اپنے نبی پر کچھ نازل فرما۔تب اللہ تعالیٰ نے ان کی فوراً فریاد سن لی اور آیات نازل فرمادی۔

معالم التنزیل فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر بغوی:5/38

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور بدری قیدیوں سے فدیہ:

سن ۲ ہجری غزوہ بدر میں قیدی بنانے میں عجلت کے بعد دوسری فروگزاشت یہ ہوئی کہ قیدیوں کا فیصلہ اس وقت کے حالات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا، کیونکہ اس وقت فدیہ لینے کے بجائے انھیں قتل کرنے سے کفر کی کمر مزید ٹوٹتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سمیت تمام مسلمانوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جنگ بدر میں) جب قیدی گرفتار کر لیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ فرمایا کہ ان قیدیوں کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ ہمارے چچا زاد بھائی اور خاندان ہی کے لوگ ہیں، سو میری رائے تو یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے لیا جائے، تاکہ (اس رقم سے) کفار کے مقابلے میں قوت حاصل ہو اور کیا عجب کہ اللہ انھیں اسلام کی ہدایت دے دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تمھاری کیا رائے ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میری رائے ابوبکر کی رائے کے مطابق نہیں ہے، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان کو ہمارے حوالے کیجیے، تاکہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔عقیل کو علی کے حوالے کیجیے، تاکہ وہ اس کی گردن اڑائیں اور میرے حوالے فلاں کو کیجیے، تاکہ میں اس کی گردن اڑاؤں، اس لیے کہ یہ لوگ کفر کے سرغنے اور اس کے سردار ہیں۔(اکثر مسلمانوں کی رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق تھی، کچھ مالی فائدے کے پیش نظر اور کچھ انسانی اور رشتہ داری کی محبت کی وجہ سے) نبی ﷺ نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی رائے اختیار فرمائی اور میری رائے اختیار نہیں کی، پھر جب دوسرے دن کی صبح ہوئی، میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ورابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے رو رہے ہیں۔میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بھی بتائیے آپ اور آپ کے دوست کیوں رو رہے ہیں،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تاکہ اگر مجھے رونا آئے تو میں بھی روؤں، ورنہ کم از کم آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے والی صورت ہی بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس فیصلے کے مشورے کی وجہ سے رو رہا ہوں جو تمہارے ساتھیوں نے قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کے متعلق دیا تھا، اب میرے سامنے ان کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تھا۔ اور آپ کے قریب ایک درخت تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [الأنفال:67تا69]

''اگر اللہ کی طرف سے لکھی ہوئی بات نہ ہوتی، جو پہلے طے ہو چکی تو تمہیں اس کی وجہ سے جو تم نے لیا بہت بڑا عذاب پہنچتا۔''

صحيح مسلم:1763

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیارِ اطاعت ومحبت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے محبت رسول اور اطاعت رسول کی جو مثالیں پیش کیں ہیں زمانہ ہمیشہ ان جیسی مثال لانے سے قاصر رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی دین سے محبت اور عقیدت تو جذبہ وجنون اور اطاعت ووفاداری دونوں سے عبارت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے محبت رسول کے مقابل اپنے جان، مال اور اولاد وغیرہ کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس ضمن میں کچھ واقعات پیش خدمت ہیں:

①......حکم رسول ﷺ کے مقابل سونے کی بھی کوئی حیثیت نہیں:

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اس کے ہاتھ سے اُتارا اور پھینک دیا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ))

''کیا تم میں سے کوئی شخص جہنم کا ایک شعلہ اُٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔''

پھر جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی اُٹھا لو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے کہا:

((لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))

''اب جب کہ نبی کریم ﷺ نے اسے میرے ہاتھ سے اُتار کر پھینک دیا ہے تو اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔''

صحيح مسلم:2090

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

②......محبت اور سنت رسول ﷺ میں حجر اسود کا بوسہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا:

((أَمَا وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ))

”خبردار! مجھے یہ بات معلوم ہے کہ تم ایک پتھر ہو اور نہ تم نقصان پہنچا سکتے ہو اور نہ نفع۔ اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ ﷺ نے تمہارا بھوسہ لیا ہے تو میں کبھی تمہارا بھوسہ نہ لیتا۔“

پھر فرمانے لگے:

((مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ))

”اب ہم رمل کیوں کریں! وہ تو دراصل ہم مشرکین کے سامنے (اپنی طاقت) کے اظہار کے لیے ہی کرتے تھے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے! پھر کہنے لگے: ”جو عمل رسول اللہ ﷺ نے کیا، ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ اسے چھوڑ دیں۔“

صحيح البخاری:1605، صحيح مسلم:1270

③......محبت رسول ﷺ ہی کل جہان ہے:

بے شمار احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے کا شوق حد سے زیادہ تھا۔ جیسا کہ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس رات بسر کیا کرتا تھا اور آپ کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضروریات کا اہتمام کر دیا کرتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ مانگ لو۔“

میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ!

((أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ))

میری درخواست یہی ہے کہ مجھے جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: کوئی اور سوال؟ میں نے عرض کی کہ دوبارہ بھی یہی التماس ہے۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ))

”پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے معاملہ میں میری مدد کرو۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم:489

④......نبی کریم ﷺ کی سمع واطاعت پر بیعت:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((بَایَعْنَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فِی الْعُسْرِ والْیُسْرِ ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ ، وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا ، وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہ ، وَعَلٰی اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا ، لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ))

''ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ آسانی ہو یا مشکل خواہ ہماری طبیعت آمادہ ہو یا ہمیں ناپسندیدہ اور خواہ دوسروں کو ہمارے اوپر ترجیح دے دی جائے۔ ہم صحابہ معاملات میں نہیں جھگڑیں گے، لیکن سچ بولیں گے جہاں کہیں بھی ہوں، اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بےخوف رہیں گے۔''

⑤......اولاد سے بڑھ کر دین اسلام کی محبت:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں بیٹے سے بڑھ کر دین اسلام کی محبت تھی جس کی مثال جنگ بدر کی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا ان کے ساتھ آمنا سامنا ہوا لیکن بیٹے نے اپنے باپ پر حملہ نہ کیا۔ جب بعد میں بیٹا مسلمان ہوا تو اس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابا جان بدر کے میدان میں آپ میری تلوار کے نیچے کئی بار آئے لیکن میں نے آپ کے احترام میں آپ پر تلوار کا وار نہ کیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا تو میری تلوار کے نیچے آتا تو میں تیرا سر قلم کر دیتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیارِ وفاداری

قولِ عثمان رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے بغیر میں طواف نہیں کروں گا:

رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر سفیرِ اسلام سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مذاکرات کے لیے مکہ بھیجا، جناب عثمان غنی سردارانِ قریش کے پاس پہنچے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پیغامات پہنچائے، لیکن قریش مکہ نے کہا: اے عثمان!

(إِنْ شِئْتَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَیْتِ، فَطُفْ بِہٖ، فَقَالَ: مَا کُنْتُ لِأَفْعَلَ حَتّٰی یَطُوفَ بِہٖ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

''اگر تم چاہو تو بیت اللہ کا طواف کرلو، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کریں گے میں بھی طواف نہیں کروں گا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[سندہ صحیح] مسند احمد: 18910

صحابہ، فدایانِ مصطفیٰ:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بدر کے موقع پر قریش کے خلاف اللہ سے دعا کر رہے تھے تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

((وَلَـكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ ، وَعَنْ شِمَالِكَ ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ))

''اے اللہ کے رسول! ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح نہیں کہیں گے تو اور تیرا رب لڑو، بلکہ ہم آپ کے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ہوکر خوب لڑیں گے ۔سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا مقداد کے اس جواب سے آپ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ کا چہرہ چمک اٹھا۔''

صحیح البخاری:3952

حَيَّ علی الجهاد، پر جذبات کی قربانی:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ نہایت مخلص مسلمان اور بارگاہ رسالت سے تقی کا خطاب پایا تھا۔غزوہ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہ ہوسکے اورغزوہ احد میں بیوی کے پاس خلوت میں تھے کہ جہاد کی منادی کی آواز سنی ، وہ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اورغسل کا خیال بھی نہ رہا اور مسلح ہوکر میدان جنگ میں جا پہنچے۔ان کا سامنا ابوسفیان سپہ سالار قریش سے ہوگیا۔انہوں نے ابوسفیان کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اورانھیں اپنی تلوار کی زد میں لے لیا کہ شداد بن اسولیثی نے آگے بڑھ کر سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ پرتلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ جام شہادت نوش کر گئے ۔

رسول اللہ ﷺ نے میدان جنگ کی طرف نظر کرکے فرمایا:

((فَذَاكَ قد غسَّلَتْهُ المَلائكَةُ))

''حنظلہ کوفرشتے غسل دے رہے ہیں۔''

[حسن] صحیح ابن حبان:7025۔ مستدرك للحاكم ،ح: 4917

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دشمنوں کے لیے سخت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾ [المجادلة:22]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کا خاندان۔''

فوائد:

1......ایمان کے اسی تقاضے کے پیشِ نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں کسی نے اپنے والدین کو چھوڑا۔

2......کسی نے اپنی اولاد سے ناطہ توڑا

3......کسی نے اپنے بھائیوں سے تعلقات منقطع کیے

4......کسی نے اپنے خاندان سے لاتعلقی کا اظہار کیا

5......اور کسی نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی کیونکہ انھیں یقین تھا کہ اسلام اور مسلمان پر کسی کو ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

6......غزوہ بدر کے موقع پر سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سگے باپ کو قتل کر دیا تھا، جو بار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہو رہا تھا۔

7......سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید کا لاشہ تڑپایا۔

8......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو تہہ تیغ کیا۔

اسی طرح دیگر صحابہ نے کافر رشتہ داروں کے ساتھ معرکہ لڑا اور فتح یاب ہوئے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی ہے:

تم ایمانداروں کو کبھی ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ایمان والوں پر اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دیں، بیشک وہ ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی یا ان کے خاندان کے افراد ہوں۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو مستحکم کر دیا ہے۔

تفسیر فهم القرآن ازمیاں جمیل ، المجادلة:22

9......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ان تمام لوگوں سے دستی اور دلی تعلق کا رشتہ کاٹ ڈالا جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت اور دشمنی رکھتے تھے، خواہ وہ ان کے باپ تھے یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ۔

تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں ایسی بے شمار مثالیں رقم ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کفر کی حمایت میں مسلمانوں سے لڑنے والے رشتہ داروں کو بھی قتل یا قید کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

جنگ بدر میں جب قیدیوں کے متعلق مشورہ ہوا کہ ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے یا قتل کر دیا جائے، تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان کافر قیدیوں میں سے ہر ایک کو اس کے رشتہ دار کے سپرد کیا جائے، جسے وہ خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرے اور اللہ تعالیٰ کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کا مشورہ پسند آیا تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

10......رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس اور عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اسیر ہوئے تو دوسرے قیدیوں کی طرح فدیہ دے کر رہا ہوئے۔ آپ ﷺ کے داما ابوالعاص اس شرط پر رہا ہوئے کہ آپ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو واپس بھجوا دیں گے۔

تفسیر القرآن الکریم از حافظ عبدالسلام بھٹوی ، المجادلة:22

11......بدر کی فتح کے بعد جب قیدیوں کو رسیوں میں جکڑا جا رہا تھا تو سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے بھائی کو بھی رسی سے باندھا جا رہا ہے۔ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے باندھنے والے صحابی کو کہا کہ اس کے ہاتھ اچھی طرح باندھنا کیونکہ اس کی ماں کے پاس بڑا مال ہے۔

12......سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے معرکہ میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا کیونکہ وہ بار بار نبی کریم ﷺ پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے کنائے سے روکنے کی کوشش کی کہ وہ نبی کریم ﷺ پر حملہ نہ کریں جب نہ رکے تو سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کو قتل کر دیا۔

تفسیر فہم القرآن ازمیاں جمیل ، الفتح:29

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی باہمی محبت اور شفقت:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَه سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی))

صحیح البخاری: 6011

”تم مسلمانوں کو باہم رحم، محبت اور شفقت کرنے کے حوالے سے ایک جسم کی مانند پاؤ گے۔ جب جسم کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم تکلیف اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔“

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰی عَیْنُهُ اشْتَكٰی كُلُّه وَاِنِ اشْتَكٰی رَأْسُهُ اشْتَكٰی كُلُّهٗ))

”تمام مومن ایک شخص کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ میں درد ہو تو اس کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہو تو بھی اس کا سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔“

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))

”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح بخاری: 6026

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع (قرآن کی روشنی میں)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو معیار ایمان ماننا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے اس کے بے شمار دلائل ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع کرنے والے قابل ستائش لوگ ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:100]

''اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے اتباع کرنے والے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [يوسف:108]

''کہہ دے یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے اور اللہ پاک ہے اور میں شریک بنانے والوں سے نہیں ہوں۔''

﴿اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــــَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [يٰس:21]

''ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے منہج اور طریقے کی مخالفت جہنم کا باعث ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء:115]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿فَلَمَّا زَاغُوْا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ [الصف:5]

''جب وہ سیدھی راہ سے ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں میں کجی پیدا کر دی۔''

﴿وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الأنعام:110]

''انہیں ان کی سرکشی میں رہنے دیتے ہیں اور وہ حیران پھرتے ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع (احادیث کی روشنی میں)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَه وَيَمِيْنُه شَهَادَتَه))

''میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہونگے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہونگے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔

صحيح البخاری:3651

خلفاء راشدین کی اتباع لازمی ہے:

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

[صحيح] سنن ابو داود: 4607

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اختلاف کے وقت صحابہ کی اقتداء کیجئے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ یہ کون سی جماعت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ))

''یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔''

[حسن] سنن الترمذی:2641

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع (آثارِ سلف کی روشنی میں)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان قول ہے:

(إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِی قُلُوبِ الْعِبَادِ، بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَیْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِیِّهِ، یُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِینِهِ)

''اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے قلب اطہر کے بعد باقی تمام لوگوں کے دلوں میں جھانکا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دلوں کو سب لوگوں سے بہتر پایا، اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے نبی ﷺ کے وزیر بنایا اور انھوں نے دین الٰہی کے لیے قتال کیا۔''

[حسن] مسند احمد: 3600

صحابہ کرام کے طریقے سے اعراض کفر و گمراہی ہے:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ یَأْخُذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بِدُوْنِ أَنْ یَّقْتَدِیَ بِالصَّحَابَةِ وَیَتَّبِعَ غَیْرَ سَبِیْلِهِمْ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالضَّلَالِ

جو شخص یہ گمان رکھے کہ صحابہ کرام کی اقتداء کیے بغیر کتاب وسنت کا علم حاصل کر لے اور وہ اہل ایمان کے رستے کے علاوہ کسی راہ کی پیروی کرے تو ایسا شخص بدعتی اور گمراہ ہے۔

الفتاوى المصرية ص:556

لہٰذا صحابہ کا اجتماعی طرز فکر اور عمل امت کے لیے حجت ہے۔ سورۃ فاتحہ کے آخری کلمات اسی راستے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جو اس راستے سے جتنا ہٹے گا اتنا ہی گمراہی کی طرف جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحابہ کرام کا فہم واستدلال حجت ہے

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُواْ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة:143]

''ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہوجاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوجائیں۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سب سے برگزیدہ اور حق بات کرنے والا گروہ بنایا۔ یعنی امة وسطاً۔

صحابہ کرام اپنے اقول، افعال، اعمال، ارادوں اور حسنِ نیت میں سب سے بڑھ کر عدل پر ہیں۔ لفظ وسط کی اصل حقیقت یہی ہے۔ اپنی اِسی صفت کی وجہ سے صحابہ لوگوں پر اللہ کے گواہ ہیں۔ گواہ وہی قابل قبول ہوتا ہے جو علم کے ساتھ گواہی دے۔ وہ اپنی اِس صفت کے باعث کہ اللہ نے ان کو اپنے رسول پر اتاری جانے والی وحی کا علم اور فہم عطاء کیا ہے اور اس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

فہمِ صحابہ حجیت کے عقلی دلائل:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا فہم اور اقوال کی حجیت کا مسئلہ شریعت نہیں بلکہ فہم شریعت کے قبیل سے ہے، جیسے لغت عربی خود شریعت نہیں لیکن دین کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس سے دلیل پکڑنا خلاف دین نہیں ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام قرآن مجید کے اولین مخاطب ہیں، لہٰذا ان کے وہ اقوال اور فہم جو کتاب وسنت کے موافق ہیں، وہ ہمارے لیے حجت ہیں۔ بعض شرپسند عناصر صحابہ کرام کے متعلق اس قسم کے اشکال پیدا کرکے فہمِ صحابہ کی حیثیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

صحابہ کرام کے اقوال اور فہم ہمارے لیے حجت ہیں جس کے بے شمار نقلی وعقلی دلائل درج ذیل ہیں:

1.....صحابہ کرام قرآن مجید کے اولین مخاطب اور عامل ہیں لہٰذا ان کے فہم کے بغیر ہم قرآن مجید کو سمجھ نہیں سکتے۔

2.....صحابہ کرام حاضرین مجلس ہیں لہٰذا حاضرین کے فہم کو غیر حاضرین کے فہم پر ترجیح ہوتی ہے۔

3.....صحابہ کرام حاضرین مجلس ہیں لہٰذا وہی دین کے رواۃ ہیں، گویا وہ دین کی امانت لینے اور اسے آگے نقل کرنے والے ہیں۔

4.....عربی قواعد کی بنا پر ہم لوگ اپنے فہم واستدلال کو حجت مانتے ہیں، پھر صحابہ کرام کے فہم کو کیوں نہیں مانتے حالانکہ وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہل زبان اور عربی دان گویا کہ وہ عربی کے ماخذ ہیں۔

5......صحابہ کرام قرآنی آیات کے شانِ نزول اور واقعات کے پس منظر کو جاننے والے تھے، اس لیے جب بھی وہ کوئی بات کرتے تو سب پس منظر جانتے اور سمجھتے ہوئے کرتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہنے والوں کا انجام

①......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بیوقوف کہنا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة:13]

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں؟ سن لو! بیشک وہ خود ہی بیوقوف ہیں اور لیکن وہ نہیں جانتے۔''

②......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہنا باعث ہلاکت ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الأحزاب:58]

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں، بغیر کسی گناہ کے جو انھوں نے کمایا ہو تو یقیناً انھوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔''

③......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی مت دو!

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَهُ))

''میرے اصحاب کو گالی مت دو! میرے اصحاب کو گالی مت دو! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر یقیناً تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو تب بھی ان کے ایک مد یا نصف مد صدقہ کو نہیں پہنچ سکتے۔''

صحیح مسلم:2540

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دینا موجب لعنت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

"جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے فرائض اور نوافل بھی قبول نہیں کرے گا۔"

[حسن]صحیح الجامع:6285

خلاصه جمعه

①......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین معیارِ ایمان ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرة:137]

②......اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان کو آزمالیا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ [الحجرات:3]

③......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نبی کریم ﷺ کا ساتھی قرار دیا گیا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٔـَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح:29]

④......اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دلوں میں ایمان کو پختہ کردیا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۚ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾ [المجادلة:22]

⑤......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اللہ نے اپنی رضا کی ضمانت دی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ [المجادلة:22]

⑥......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اللہ کی جماعت ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلة:22]

⑦......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کامیاب لوگ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [البقرة:05]

⑧......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہدایت یافتہ تھے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ [الحجرات:07]

⑨......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سچے ہونے گواہی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ [الحشر:8]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دینِ اسلام کی بنیاد ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دین اسلام کے امین:

علماء کرام تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہیں۔اسی طرح امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴾ [سباء:6]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، قرآن مجید کے اولین مخاطب

مسئلہ ظہار اور سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کی فریاد:

ارشادِ باری تعالیٰ

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَی اللّٰهِ﴾ [المجادلة:1]

معالم التنزيل فى تفسير القرآن المعروف تفسير بغوى:5/38

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیارِ اطاعت ومحبت

①......حکم رسول ﷺ کے مقابل سونے کی بھی کوئی حیثیت نہیں:

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ))

پھر جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے کہا:

((لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))

صحيح مسلم:2090

②......محبت اور سنت رسول ﷺ میں حجر اسود کا بوسہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا:

((أَمَا وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ))

پھر فرمانے لگے:

((مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ))

صحيح البخارى:1605، صحيح مسلم:1270

③......محبت رسول ﷺ ہی کل جہان ہے:

میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ!

((أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَعِنِّی عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

صحیح مسلم:489

4......نبی کریم ﷺ کی سمع واطاعت پر بیعت:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(بَایَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ ، وَعَلَى اَثَرَةٍ عَلَیْنَا ، وَعَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَه ، وَعَلَى اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا كُنَّا ، لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ))

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معیارِ وفاداری

قولِ عثمان رضی اللہ عنہ ، نبی ﷺ کے بغیر میں طواف نہیں کروں گا:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش مکہ کو جواب دیا:

(إِنْ شِئْتَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَیْتِ، فَطُفْ بِهِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ حَتَّى یَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

[سندہ صحیح] مسند احمد: 18910

صحابہ، فدایانِ مصطفیٰ:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بدر کے موقع پر قریش کے خلاف اللہ سے دعا کر رہے تھے تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

(وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ یَمِینِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَیْنَ یَدَیْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ)

صحیح البخاری:3952

حَیَّ علی الجهاد، پر جذبات کی قربانی:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فَذَاكَ قد غَسَّلَتْهُ المَلائِكَةُ))

[حسن] صحیح ابن حبان:7025۔ مستدرک للحاکم ، ح: 4917

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دشمنوں کے لیے سخت:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاءَ هُمْ اَوْ اَبْنَاءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾ [المجادلة:22]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی باہمی محبت اور شفقت:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَه سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى))

صحیح البخاری: 6011

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّه وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهٗ))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))

صحیح بخاری: 6026

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع (قرآن کی روشنی میں)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو معیار ایمان ماننا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے اس کے بے شمار دلائل ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع کرنے والے قابل ستائش لوگ ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:100]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے اتباع کرنے والے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [يوسف:108]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــــَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [یٰس:21]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے منہج اور طریقے کی مخالفت جہنم کا باعث ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَـنْ يُّشَـاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء:115]

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009

حافظ فیض اللہ ناصر 03214697056

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com